پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگوئج، آرٹ اینڈ کلچر

محکمہ اطلاعات وثقافت، حکومت پنجاب

پنجابی کمپلیکس، 1-قذافی سٹیڈیم فیروزپور روڈ۔لاہور

پریس ریلیز

پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگوئج، آرٹ اینڈ کلچر (پلاک) اور بزم انجم رومانی پاکستان کے اشتراک سے مایہ ناز اداکار علی اعجاز کی 78 ویں سالگرہ کے موقع پر ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت پلاک کی ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر صغرا صدف نے کی۔ مہمانانِ خاص میں عاصم بخاری، محمد پرویز کلیم، راشد محمود، طفیل اختر اور ارشد نسیم بٹ شامل تھے جبکہ نرگس بیگم نے بطور مہمان اعزاز شرکت کی۔ منظوم خراج عقیدت فراست بخاری نے پیش کیا۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر ایم ابرار نے سرانجام دیئے۔تقریب کا آغاز سید عبدالعزیز شگری نے تلاوت قرآن حکیم سے کیا جبکہ احمد حسیب قیصر نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔

پاکستان فلاحی پارٹی کے سربراہ شیراز الطاف نے خطاب کرتے ہوئے علی اعجاز کو زندہ روایات کا امین قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ فنِ اداکاری میں علی اعجاز نے جو نقوش چھوڑے ہیں وہ امر ہیں۔ ڈپٹی ڈائریکٹر پلاک خاقان حیدر غازی نے کہا کہ ایسے اداکار صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ اُن کے فنِ اداکاری کا چرچا نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں ہے۔ جہاں بھی پنجابی موجود ہیں وہاں علی اعجاز کی فلمیں دیکھی جاتی ہیں۔ سمیرا بتول کا کہنا تھا کہ علی اعجاز کا دور ایک سنہری دور تھا۔ انھوں نے ہر کردار خوبصورتی سے نبھایا۔ جتنا تنوع اُن کی اداکاری میں نظر آتا ہے اُس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ ممتاز شاعر و اداکار فرحت عباس شاہ نے علی اعجاز کو فنِ اداکاری کی یونیورسٹی قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ افسوس کا مقام ہے کہ ہم بحیثیت قوم انھیں وہ مقام دینے سے قاصر رہے جس کے وہ حق دار تھے۔ مصنف توقیر بن اسلم نے کہا کہ علی اعجاز مکمل تیاری کر کے آتے اور وہ ہر کردار کو پوری جانفشانی سے سرانجام دیتے تھے۔ احتشام سہروردی نے کہا علی اعجاز جو کر گئے ہیں وہ نئے اداکاروں کے لیے مشعل راہ ہے۔ جاوید آفتاب نے کہا کہ علی اعجاز ایک مکمل اداکار تھے اُن کا ادا کیا گیا ہر کردار زندہ کردار ہے۔ ارشد نسیم بٹ نے کہا

پوری دنیا علی اعجاز کے فن کی معترف ہے اور وہ پاکستانی ثقافت کے سفیر تھے۔ انھوں نے پوری دنیا میں پاکستانی ثقافت کو متعارف کروایا۔ اداکار راشد محمود نے کہا وہ اداکار ہونے کے ساتھ ایک شاندار ڈائریکٹر بھی تھے۔ پرائیویٹ پروڈکشن میں اُن کی زیرِ ہدایت ''گرفت'' اور ''روگ'' شاہکار ڈرامے ہیں۔ فلمی صحافی طفیل اختر نے کہا کہ انھوں نے صاف شفاف زندگی بسر کی۔ ساری عمر کوئی سیکنڈل نہیں بنا وہ ایک اچھے اداکار ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم انسان تھے۔ رائیٹر ڈائریکٹر محمد پرویز کلیم نے کہا کہ میں نے اُن کے ساتھ بہت کام کیا۔ اُن کی آخری فلم محبتاں سچیاں کا میں ہی رائیٹر تھا۔ وہ اِس قدر ڈوب کر اداکاری کرتے جس کی مثال نہیں وہ جزئیات کا خیال رکھتے۔ ''دنیا پیسے دی'' اور ''دوستانہ'' میں اُن کے کردار اِس بات کا ثبوت ہیں۔ سینئر اداکار عاصم بخاری نے کہا پی ٹی وی میں میرا اور اُن کا کیریئر ایک ساتھ شروع ہوا۔ فلم ''لاکھوں میں تین'' میں اُن کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا اور یہ ساتھ مرتے دم رہا۔ وہ ایک باکمال اداکار تھے۔ اپنے صدارتی خطبہ میں ڈائریکٹر جنرل پلاک ڈاکٹر صغرا صدف نے کہا کہ پنجابی فلموں میں علی اعجاز نے پنجاب کی ثقافت اُجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ وہ باغ و بہار شخصیت کے حامل تھے۔ تقریب کے اختتام پر علی اعجاز کی سالگرہ کا کیک بھی کاٹا گیا۔

☆☆☆